THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو۔

ایڈیٹر :۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان ٭

نمبر ۱۰ | مورخہ ۳ ۔ اگست سنہ ۱۹۲۰ء | سہ شنبہ | مطابق ۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۸ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نے باوجود علالت اور کمزوری صحت یکم اگست سے قرآن کریم کا روزانہ درس شروع فرما دیا ہے۔ جو ظہر سے مغرب تک ہوتا ہے۔ اس کے قلم بند کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کامیاب کرے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے ماتحت درس میں باقاعدہ شامل ہونیوالے اصحاب کو جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب نے صرف نحو کا سبق پڑھانا شروع کیا ہے تاکہ ضروری ضروری امور بتا دئے جائیں۔

جناب میر محمد اسحٰق صاحب نے بھی یکم اگست سے لیکچروں کا سلسلہ شروع فرما دیا ہے۔ لیکچر ۷½ بجے صبح شروع ہوتا ہے۔

ولایت میں تبلیغ اسلام

مولوی مبارک علی صاحب بی اے بی ٹی مبلغ انگلستان نے تبلیغی کام کے متعلق جو رپورٹ امسال کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے :۔

میں ۳۰ جون بروز جمعہ بعد نماز جمعہ لنڈن سے روانہ ہو کر شام کو پورٹ سمتھ پہنچا۔ انشاء اللہ میں آیندہ اتوار مورخہ ۹ جولائی کو لنڈن واپس آجاؤں گا۔ کیونکہ اس دن مسجد احمدیہ میں میرا ایک لیکچر مقرر ہو چکا ہے۔

۲ جولائی بروز اتوار مسجد احمدیہ میں چودہری مولا بخش صاحب (بیرسٹر) کا لیکچر بعنوان "عورت کا درجہ اسلام میں" ہوا۔ جو کامیاب رہا۔ اور حاضرین کی تعداد بھی خاصی تھی۔

پورٹ سمتھ میں میرے دو لیکچر ہوئے۔ ایک تھیا سوفیکل سوسائٹی میں۔ اور دوسرا سپر چولسٹ سوسائٹی میں۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ دونوں لیکچر دلچسپی سے سُنے گئے۔ لیکچر کی بہت تعریف کی گئی۔ اور خاتمہ پر سوال و جواب بھی ہوئے۔ سوسائٹی کے سکرٹری نے درخواست کی کہ میں اپنی آیندہ آمد پر پھر ان کی سوسائٹی کے زیر اہتمام کوئی لیکچر دوں۔ میں نے حاضرین کو خدا کے اسلامی نقطہ خیال کی طرف متوجہ کیا۔ اور بتلایا۔ کہ ایک طرف وہ خدا جس کو اسلام پیش کرتا ہے۔ ایک غیر محدود اور اِلٰہ اور عظیم اور قادر مطلق ہستی ہے۔ اور دوسری طرف وہ سمیع ۔ علیم اور مومنین کا ولی ہے۔ سپر چولسٹ سوسائٹی کے سکرٹری نے بھی مجھ سے درخواست کی۔ کہ میں جب دوبارہ یہاں آؤں۔ تو ایک تقریر ان کے ہاں کروں۔

اخبار احمدیہ

غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام

۱۴ر جولائی ۱۹۲۲ء بروز جمعہ ایک مرد اور دو عورتیں ہندو مشرب سے باسلام ہو کر سلسلہ عالیہ داخل ہوئی ہیں مرد کا نام منشی ہیڑ لعل ہے۔ خاکسار نے اس کا نام عبدالرب رکھا۔ اسکی بیوی کا نام رحمت بی بی اور اس کی لڑکی کا نام ہاجرہ رکھا ہے۔

ایک اور خوشخبری عرض کرتا ہوں کہ ایک خاکروبہ عورت مسمی میزان اپنے شوہر کی اجازت سے سلسلہ میں داخل ہوئی ہے۔ عبید اللہ نبیل احمدی۔ از بھوپال ؛

اعلان نکاح

میاں مہر الدین صاحب احمدی ساکن لاہو کا نکاح مسماۃ غلام فاطمہ بنت شیخ غلام محی الدین صاحب احمدی ساکن گوجرہ سے مبلغ پانسو روپیہ مہر پر مولوی سرور شاہ صاحب نے بتاریخ ۱۷ر جولائی پڑھا۔ ناظر امور عامہ قادیان

ایک احمدی بھائی کی امداد

بھاگلپور کے ایک احمدی ڈاکٹر جن کو احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے اپنا وطن ترک کرنا پڑا۔ اور بہت عرصہ سے بیکار ہیں۔ متلاشی روزگار ہیں۔ آدمی شریف اور نئے نئے ہی احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔

College of Phiseciam & Surgean Calcutta

کے پاس شدہ ہیں۔ اور پانچ سال سرکاری ملازمت کر چکے ہیں۔ پہلی ملازمتوں کے اسناد ان کے پاس موجود ہیں۔ جو حسب الطلب بھجوائی جا سکتی ہیں۔ ہمارے با اثر احمدی بھائی جو ان کی ملازمت کے لئے کوشش کر سکینگے۔ ضرور کوشش فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیاز مند ناظر امور عامہ۔ قادیان

درخواست دعا

(۱) برادر عبدالرحمٰن صاحب سونال احمدی خریدار الفضل نمبر ۳۲۹۲ کلکتہ التجا کرتے ہیں کہ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرا روزگار لگا دیوے (۲) خاکسار پر ابتلا ہے۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس ابتلاء کو دور فرما دے۔ تابعدار نعیم احمد احمدی پٹواری۔ حلقہ گوردا سنگل (۳) احباب سے التجاء ہے کہ جس دفتر میں میں ملازم ہوں۔ انکی تنخواہیں کچھ عرصہ سے بہت کم کر دی گئی ہیں۔ اور ہمارا میموریل ایک دفعہ رد کیا گیا ہے۔ اب پھر میموریل کیا جا رہا ہے۔ احباب دعا فرماویں تا اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے نیک مقصد میں کامیاب فرماوے۔ اور اللہ تعالیٰ مجھے بعض دنیاوی مشکلات سے نجات دیوے۔ جو کہ تبلیغ میں رخنہ انداز ہونا چاہتی ہیں۔ عبد الحکیم احمدی ہیڈ کوارٹر رائل فورس

(۴) سب احباب قاری غلام یٰسین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرماویں

خاکسار اللہ دتا احمدی۔ جالندھری مدرسہ احمدیہ۔

(۵) احمدی برادران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ میرے عزیز ہمشیرہ زادہ منظور علی کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے شفا دے۔ سید پیر احمد احمدی۔ ہوشیار پور (۶) تمام احباب کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں۔ کہ خاکسار سخت مصیبت میں ہے۔ خداوند تعالیٰ کی درگاہ میں دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد اس مصیبت سے رہا کرے اور ہماری خوشی پوری کرے۔ عاجز محمد شمس الدین نمبر ۲۵۔ ایس۔ ٹی کمپنی۔ پونہ (۷) تمام احباب جماعت احمدیہ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ میرے لئے درد دل سے دعا فرماویں تاکہ اللہ کریم میرے تمام مقاصد دینی و دنیوی پورے فرماوے۔ اور تشویش دور ہو۔ خاکسار محمد حسن احمدی نقل نویس تحصیل بٹالہ۔

(۸) خاکسار کے بڑے بھائی منشی سید حسام الدین صاحب جو بعارضہ بخار اور اسہال سخت علیل ہیں ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار سید صمصام الدین احمدی کنگی۔ پوسٹ سونگھڑہ

(۹) ہمارے والد صاحب قریب ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ اور پیٹ کی درد سے بہت تکلیف ہوتی ہے احباب دعا کریں۔ کہ اللہ کریم تکلیف دور فرماوے۔

شیخ رحمت اللہ رحیم بخش چمڑہ فروش۔ موگا

(۱۰) خاکسار تمام احمدی بھائیوں سے باادب دعا کے لئے ملتجی ہے کہ مولا کریم دنیاوی مشکلات دور فرما کر دین کی خدمت کا موقعہ اور صحت کاملہ عطا فرماوے

خاکسار نیاز احمد۔ نصر اللہ قریشی احمدی۔ گوجیکی

درخواست نماز جنازہ

ایک شخص سلطان محمد نامی جو مخلص احمدی تھا گوجیکی کا فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب اس کا جنازہ غائب پڑھیں۔ فضل داد احمدی۔ گوجیکی۔

(۲) میری والدہ ماجدہ کا جو کہ احمدی تھیں۔ انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔

علی محمد احمدی (تحصیلدار کرتار پور) ہوشیار پور

(۳) بندہ کا بھائی عزیزم مقصود احمد آج مورخہ ۱۸ر جولائی کو فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے دعا اور نماز جنازہ کی درخواست ہے۔

محمد نظام الدین ٹریفک آڈٹ کلرک۔ لاہور

(۴) بابو غلام رسول صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر بنوں۔ چند دن کی علالت کے بعد فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بہت پرانے اور مخلص احمدی تھے۔ ان کے نماز جنازہ غائب کے احباب سے درخواست ہے۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

(۵) زوجہ کریم بخش صاحب کشمیری احمدی و امام الدین ولد امیر بخش صاحب لوہار تپ سے فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے درخواست نماز جنازہ ہے۔ خاکسار محمد دین (سکرٹری جماعت) تھادیوال خورد

۷ر اگست کا الفضل ۱۰ر اگست کے ساتھ شائع ہوگا

۵ر اگست ۱۹۲۲ء کو عید اضحیٰ ہے اور اس کے بعد دو دن ایام تشریق۔ اسلئے ۷ر اگست کو الفضل شائع نہ ہوگا۔ بلکہ ۱۰ر اگست کو۔ اطلاعاً عرض ہوا ؛

(مینیجر الفضل قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۳ - اگست ۱۹۲۲ء

سلسلہ احمدیہ و دیوبندی

دیوبند کے ملاؤں کا دعوٰی ہے کہ وہ اہل حق ہیں۔ اور ہمارے خلاف جو کچھ لکھتے ہیں۔ اسی نیت سے لکھتے ہیں کہ دُنیا کو حق معلوم ہو۔ اور یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ اپنی تحریروں سے احمدیوں کو راہ حق کی طرف بلاتے ہیں مگر بُزدلی کا یہ عالم ہے۔ کہ اس قسم کی تحریریں کبھی ہمارے پاس نہیں بھیجتے۔ بلکہ ان کو ہم سے بالکل پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر یہ بات نہیں تو کیا وجہ ہے۔ کہ ماہ رجب سنہ ۱۳۳۹ھ کے رسالہ "القاسم" دیوبند میں ایک مضمون بعنوان "قادیان اور اسلام" شائع ہوتا ہے جس کے متعلق لکھا جاتا ہے کہ:۔

"تمام ہمدردان اسلام اور بالخصوص احمدی حضرات ضرور ملاحظہ فرماویں"۔ مگر انتہائے ظلم یہ ہے کہ یہ مضمون ہمیں سوا سال کے بعد ان کی طرف سے نہیں بلکہ کسی اور ذریعہ سے ملتا ہے۔ کیا یہ فریب کاری اور ان مدعیان تدین اور وارثان نیابت رسالت پناہی کا انتہائی بزدل نہیں کہ وہ مضمون جس کے متعلق خصوصیت سے احمدیوں سے خواہش کی جاتی ہے کہ وہ ضرور اس کو پڑھیں۔ انہی کو وہ مضمون نہیں بھیجا جاتا۔ یہی باعث ہے۔ کہ ہم اسقدر دیر کے بعد اس پر نوٹس لینے لگے ہیں۔

اس مضمون میں اس مشہور فرقہ مولویان نے جو زبان استعمال کی ہے۔ وہ اپنی عفونت کی وجہ سے اس قابل نہ تھی کہ اس کی طرف ہم توجہ کرتے۔ مگر دُنیا کو یہ دکھانے کے لئے کہ ہم اس طائفہ کی زبان و قلم سے بار بار زخمی کئے جاتے اور دُکھ دیئے جاتے ہیں۔ چند الفاظ کا نقل کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اسمیں جو دُر افشانی کی گئی ہے اسمیں سے کچھ یہ ہے کہ:۔

(۱) مرزا صاحب کی دہریت (۲) دام تزویر (۳) مرزائی احمدیوں کی شرمناک رُسوائی (۴) مرزائے قادیانی کی کذابی (۵) محض جھوٹا (۶) بڑا جھوٹا اور (۷) فریبی (۸) بیدین دہریہ (۹) مرزا کا جھوٹ (۱۰) جہالت (۱۱) بے حیا (۱۲) علانیہ کذاب (۱۳) مولوی عبد الماجد قادیانی بھاگلپوری کی جہالت۔ فریب بہی، دروغ بیانی (۱۴) غارتگر دین و ایمان (۱۵) ابلہ فریبیوں (۱۶) مرزا غلام احمد کی کذابی اور دروغ (۱۷) دام فریب وغیرہ وغیرہ۔

اس فحش کلامی کو پڑھکر کیا کسی کو اس امر میں شبہ رہ جاتا ہے کہ دیوبندی علماء رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی حرف بحرف صداقت ثابت کر رہے ہیں کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء۔ جن لوگوں کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما گئے ہوں۔ اور جو اپنے افعال سے اس کے پورے پورے مصداق ثابت ہو رہے ہوں۔ انکی گالیوں اور بدزبانیوں پر ہمیں بجائے غصہ کے رحم آتا ہے۔ اسلئے ہم اپنے پیارے مقتدا حضرت مرزا صاحب کے الفاظ میں ان کے متعلق یہی کہینگے ؎

گالیاں سن کے دُعا دیتا ہوں ان لوگوں کو

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

اس مضمون میں جن باتوں کو احمدیوں کی رُسوائی ٹھہرایا گیا ہے۔ انہیں سے ایک یہ بتائی ہے کہ فلاں فلاں مسجد کے مقدمات احمدیوں کے خلاف فیصلہ ہوئے۔ مونگھیر کی مسجد سے احمدی نکالے گئے۔ "پورینی کی عیدگاہ پر دعوٰی کیا کہ یہ عیدگاہ ہماری ہے"۔ مگر حاکم نے مقدمہ خارج کر دیا۔ انہیں مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ مرزائی جماعت وہاں منہ بھی نہیں دکھاتی"۔ "کٹک میں بھی مرزائیوں کے مسجد سے نکالے جانے کا مقدمہ اہل اسلام نے دائر کیا" "وہاں سے بھی مرزائی نکالے گئے"۔ "مور شیس کی مسجد سے مرزائیوں کا نکالا جانا"۔

ان واقعات کو درج کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ "مرزائیوں کی شرمناک رُسوائی" ہوئی۔ مگر ہم قرآن کریم کی روشنی میں دیکھنا چاہتے ہیں کہ مساجد میں نماز پڑھنے سے روکنے کے شنیع فعل سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کس کی شرمناک رُسوائی ہوئی۔

یہ ٹھیک ہے کہ آپ لوگوں نے مسجدوں سے ہمیں نکالا۔ اور ہمیں مساجد میں خدائے واحد کی عبادت کرنے سے روکنے کے لئے مقدمات کھڑے کئے۔ ہمارے آدمیوں کو زدوکوب اور بے عزت کیا۔ اور ان پر طرح طرح کے مظالم توڑے۔ مگر کیا ہمیں نمازیں پڑھنے سے کوئی روک سکا۔ خدائے واحد کے آگے سربسجود ہونے سے کوئی ہٹا سکا۔ اور خالق کون و مکان کی عبادت سے کوئی باز رکھ سکا۔ ہرگز نہیں۔ جب اسلام کی تعلیم ہی یہ ہے کہ مسلمان کے لئے ساری زمین مسجد کا کام دے سکتی ہے۔ تو تمہاری مساجد میں جانے کے ہم محتاج نہیں۔ جہاں نماز کا وقت آئیگا۔ اور ہم اسوقت جس زمین پر کھڑے ہونگے۔ خدا کی عبادت بجا لائینگے۔ اور بجا لاتے ہیں۔ تمہارے لئے یہ قطعاً ناممکن ہے کہ زمین کو تم ہم پر اسقدر تنگ کر دو کہ ہم کہیں نماز نہ پڑھ سکیں۔ پھر اگر تم نے مسجدوں سے روک دیا۔ تو ہمارا کیا بگاڑ لیا۔ اور ہماری اس میں کیا رُسوائی ہوئی۔ ہاں تم اپنے متعلق سوچ لو۔ کہ تم ہم پر بعض مسجدوں کے دروازے بند کر کے کیسے فعل شنیع کے مرتکب ہوئے ہو۔ اور اس کے متعلق قرآن کریم کا کیا ارشاد ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا۔ اولئک ماکان لھم ان یدخلوھا الا خائفین۔ لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاٰخرۃ عذاب عظیم (۲-۱۰۸) اس شخص سے بڑھ کر اور کون ظالم ہو گا جو اللہ کی مساجد میں داخل ہونے سے نماز پڑھنے والوں کو روکے۔ اور نمازیوں کو روک کر اس بات کے درپے ہو کہ مساجد نمازیوں کی قلت کے باعث خراب اور ویران ہوں۔ ان کو تو چاہیئے تھا کہ ان میں خدا کا خوف لیکر داخل ہوتے۔ ان ظالموں کے لئے دُنیا میں بھی ذلت اور ہر طرح نکبت میں مبتلا ہونا ہے۔ اور آخرت میں بھی ان کے لئے عذاب عظیم ہے۔

مساجد سے نماز پڑھنے اور عبادت کرنے سے روکنے اور پھر اس پر فخر کرنے والوں کو ان آیات پر غور کرنا چاہیئے کہ انہیں مسجدوں سے روک کر دُنیا اور آخرت کی ذلت و رُسوائی حاصل کرنے پر خوش ہونا چاہیئے یا ماتم کرنا چاہیئے۔

مسلمانوں کی مذہبی حالت کا اندازہ تو اسی سے ہو سکتا ہے کہ وہ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کو مانتے۔ رسالت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتے اور قرآن کریم پر عمل کرتے۔ اور اسلام کی تعلیم کے مطابق نماز پڑھتے ہیں اپنی مسجدوں میں آنے سے روکتے ہیں۔ لیکن ان کے مقابلہ میں ان لوگوں کو جو نہ خدا کو ایک مانتے نہ رسالت محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان رکھتے نہ شریعت اسلامی پر عمل کرتے اور نہ نماز پڑھتے ہیں۔ بلکہ مشرک اور کافر ہیں۔ اپنی مساجد میں خود بلاتے اور منبروں پر چڑھا کر ان کے وعظ سنتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ ہندوؤں کا مسجد میں آنا ممنوع ہے۔ ہمارا یہ مذہب نہیں بلکہ ہم یہ کہتے ہیں اگر وہ لوگ جو اللہ اور رسول کے قائل نہیں مستحق ہیں۔ کہ مسجد میں آئیں۔ اور ان کو نہ روکا جائے تو ان لوگوں کا جو اسلامی عقائد رکھتے اور اسلامی عبادات بجا لاتے ہیں۔ کیا جرم ہے کہ ان کو مساجد میں عبادت الٰہی بجالانے سے روکا جائے۔ لیکن جو لوگ ایسا کرتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس میں ہماری کوئی ہتک نہیں بلکہ ان لوگوں کی خوفناک رسوائی ہے۔ جو شریعت اسلام کے عالم کہلا کر اسلام کے خلاف قدم مارتے اور دین کی آیات اور احکام کو اپنی ہوا و ہوس کی خاطر پیروں تلے روندتے ہیں کیا مکہ معظمہ سے نبیوں کے سردار خاتم النبیینؐ کا نکلنا خاکم بدہن ان کی رسوائی تھی۔ ہرگز نہیں۔ یا مکہ والوں کے لئے صاعقہ ذوالجلال۔ کیا اولیاء اُمت اور برگزیدگان بارگاہ صمدی کا علماء سو کے ہاتھوں گرفتار آلام ہونا اور مسجدوں سے روکا جانا انکی رسوائی کا موجب تھا یا ان دشمنان حق کے لئے جو ان کے راستہ میں کانٹے بچھاتے تھے موجب تباہی اور ہلاکت؟

بس ہمیں مسجدوں سے نکالو خوشی سے بغلیں بجایئے بلکہ اپنی ایمانی حالت پر روئیے۔ اور اپنی چادر تقوےٰ اور جامۂ دین و دیانت کے بخیئے جلنے پر نوحہ کیجئے۔

دوسری بات جو ہمارے لئے خطرناک رسوائی ٹھہرائی گئی ہے یہ ہے کہ مضمون نگار "القاسم" لکھتا ہے۔ "قادیانی مسیح کے نزول کو تیس برس سے زیادہ ہو گیا بارہ برس انہیں مرے ہو گئے۔ اور ان کے خلیفہ بے انتہا کوشش کر رہے ہیں۔ مگر ان کی کوشش سے ایک گاؤں میں بھی اسلام نہیں پھیلا۔ بلکہ ورگلو مسلمان عیسائی ہو رہے ہیں۔ آریہ ہو رہے ہیں۔ قادیانی ہو رہے ہیں۔ کسی دین باطل کے سو پچاس کافر بھی مسیح قادیان کی وجہ سے اور نہ ان کے خلیفہ کی کوشش سے مسلمان ہوئے۔"

مضمون نگار کی حواس باختگی کا اس سے بڑا کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو وہ کہتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب اور آپ کے خلفاء کو کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ اور دوسری طرف خود ہی اعتراف کرتا ہے۔ کہ کثرت سے لوگ "قادیانی ہو رہے ہیں۔" یہ حق بر زبان جاری کی واضح ترین مثال نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ اور مسلمانوں کا بکثرت قادیانی یعنے احمدی ہونا اور حضرت مرزا صاحب کو قبول کرنا آپ کی کامیابی نہیں تو اور کیا ہے؟ باقی رہا یہ کہ "کسی دین باطل کے سو پچاس کافر بھی مسیح قادیان کی وجہ سے اور نہ ان کے خلیفہ کی کوشش سے مسلمان ہوئے" اگر حد درجہ کی غلط بیانی نہیں تو سلسلہ احمدیہ کی تبلیغی کوششوں سے قطعی ناواقفیت ضرور ہے۔ کیا ولایت میں مسیح قادیان اور ان کے خدام کے طفیل عیسائیوں سے مسلمان ہونے والے مرد اور عورتیں موجود نہیں۔ کیا امریکہ میں عیسائیوں کو مسلمان بنانے والے خدام مسیح قادیان نہیں اور کیا افریقہ کے عیسائیوں کافروں بُت پرستوں کو کلمہ توحید پڑھانے والے مسیح قادیان کے غلام نہیں۔ کیا ہندوستان میں معزز اقوام غیر مسلم میں سے جن کو مسلمان بنایا وہ مسیح قادیان ہی نہیں۔

اگر ضرورت ہو۔ تو فہرست بھی شائع کی جاسکتی ہے مگر کیا اس کے مقابلہ میں دیوبند کے مولوی اور ان کے اعوان و انصار بھی اپنی تبلیغی مساعی سے غیر اقوام سے بنائے ہوئے مسلمانوں کی فہرست شائع کریں گے اور بتائیں گے۔ کہ انھوں نے اشاعت اسلام میں کیا حصہ لیا۔ اور کس قدر باطل مذاہب کے لوگوں کو مسلمان بنایا۔ اگر حقیقی اسلام کے وہی حامل ہیں۔ اور احمدی باطل مذہب رکھتے ہیں۔ تو یہ کیا اندھیر ہے۔ کہ "احمدیوں کا باطل مذہب" تو دنیا کے کونوں تک پھیل رہا ہے اور ان کے حقیقی اسلام کو کوئی پوچھتا بھی نہیں۔

بات اصل میں یہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے دوسرے مخالفین کی طرح دیوبندیوں کے پاس بھی سوائے غلط بیانیوں اور دھوکہ دہیوں کے ہمارے خلاف استعمال کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ اور چونکہ مباہلہ کے معاملہ میں وہ شرمناک ہزیمت اٹھا چکے ہیں جس سے لوگوں پر ان کی حقیقت و اصلیت منکشف ہو چکی ہے اس لئے وہ غلط بیانیوں سے کام لیکر اپنی کھوئی ہوئی وقعت پھر قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس ڈر سے کہ ان کے ہوائی قلعے ایک ہی پھونک سے اُڑ جائیں گے۔ اپنی تحریروں کو ہم سے چھپاتے پھرتے ہیں۔ اسی سے حق پسند اصحاب سمجھ سکتے ہیں کہ دیوبندیوں کو ہمارے مقابلہ میں اپنی تحریروں کی مضبوطی اور پختگی پر کس قدر بھروسہ ہے۔

ذبیحہ گائے اور مسلمان

مولوی ثناء اللہ صاحب جو بعض اوقات سیاسی مجلسوں پر بھی کھڑے ہونے کا فخر رکھتے ہیں۔ اپنے اخبار اہلحدیث (۲۸ جولائی) میں لکھتے ہیں "آجکل جو گاؤکشی کی بندش کی رو چل رہی ہے حقیقت یہ ہے کہ اس میں کوشش کرنیوالے نہ مذہبی اصول کے پابند ہیں نہ اخلاقی۔ مذہبی کے تو اسلئے نہیں کہ مذہبی تعلیم کے صریح خلاف کر رہے ہیں۔ اخلاقی اصول کے اسلئے خلاف ہیں کہ کسی فریق سے مصالحت کرنے یا رکھنے کے لئے اس فریق پر جبر کرنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔"

ان الفاظ میں مولوی صاحب نے روئے سخن تمام ان مسلمان لیڈروں کی طرف کیا ہے۔ جو آجکل گاؤکشی کو روکنے کی تحریک کر رہے ہیں۔ اور جنمیں حکیم اجمل خان صاحب خاص طور پر مخاطب ہیں کہ سب سے زیادہ زور انہوں نے ہی دیا ہے۔

ہاں ایک صورت گاؤکشی بند کرنے کی حضرت مرزا صاحب نے بھی قرار دی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہندو صاحبان اگر اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا نبی مان لیں۔ اور ان پر ایمان لاویں تو ان سے سچی ہمدردی اور سلوک اور مروت کے طور پر انکی دلداری کی غرض سے گائے کُشی ترک کر دینگے۔

کیا عجیب بات ہے کہ جہاں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس رو کو جو آجکل گاؤکشی کے خلاف چل رہی ہے۔ اسمیں کوشش کرنیوالوں کو "مذہبی تعلیم کے صریح خلاف چلنے والے" قرار دیا ہے۔ وہاں حضرت مرزا صاحب کی پیش فرمودہ تجویز کی ایک رنگ میں تائید کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "اگر کسی ہمسایہ کی خوشنودی کی خاطر مسلمان دور اندیشی سے از خود (گاؤکشی) نہ کریں تو ترک بھی جائز ہے" حضرت مرزا صاحب کے صائب الرائے ہونے کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کا ایک بدترین مخالف بھی آپ ہی کی رائے سے اتفاق ظاہر کر رہا ہے۔ اور ایسی حالت میں جبکہ اس کے خلاف زبردست رو چل رہی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

مومن اور کافر میں فرق

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

۲۸ر جولائی ۱۹۲۲ء

أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا كَذَلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

دنیا میں ہر چیز اپنے ساتھ کچھ علامتیں رکھتی ہے۔ اور اگر وہ علامتیں نہ ہوں۔ تو تمام کارخانہ عالم درہم برہم ہو جائے مثلاً موٹی علامت یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے

شکلوں میں اختلاف

رکھا ہے۔ اگر سب انسانوں کی ایک ہی شکل ہوتی۔ تو کس طرح بچے پہچانتے۔ کہ ان کی مائیں کونسی ہیں۔ اور کس طرح مائیں اپنے بچوں کو پہچانتیں۔ خاوند اپنی بیوی کو نہ پہچان سکتا۔ اور بیوی اپنے خاوند کو نہ پہچان سکتی۔ اس طرح تمام دنیا کے کاروبار میں گڑبڑ پڑ جاتی ہے۔ چونکہ ہر بچہ کی شکل ایک سی ہوتی۔ اس لئے جب بچہ ماں سے جدا ہو جاتا۔ تو پھر کوئی پتہ نہ لگتا۔ کہ کدھر گیا ہے۔ اور جب بچہ جدا ہو جاتا۔ تو اسے کوئی پتہ نہ لگتا۔ کہ کون اسکی ماں ہے۔ اسی طرح جب عورتوں کی شکل ایک سی ہوتی تو بچہ کو کیونکر پتہ لگتا۔ کہ فلاں میری ماں ہے۔ اور ماں کو کیونکر پتہ لگتا کہ فلاں میرا بچہ ہے۔ اسی طرح جب مردوں کی شکل ایک سی ہوتی اور عورتوں کی ایک سی۔ تو مرد کس طرح پہچانتے۔ کہ یہ ان کی بیویاں ہیں۔ اور بیویاں کس طرح پہچانتیں کہ یہ ان کے خاوند ہیں۔ اسی طرح یہ کس طرح معلوم ہو سکتا۔ کہ فلاں بھائی ہے۔ اور فلاں دشمن۔ ایک نے کسی کو مارا جب تک مارتا رہا۔ اس وقت تک تو معلوم ہوا۔ کہ یہ دشمن ہے۔ لیکن جب وہ آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا۔ پھر پتہ نہ رہتا کہ کون تھا۔ لیکن شکلوں کا مختلف ہونا ایسی علامت ہے۔ کہ اس سے ہی انسان پہچان سکتا ہے۔ کہ یہ دشمن ہے۔ اور یہ دوست پھر شکلوں کے علاوہ

رنگوں کا فرق

خدا نے رکھا ہے۔ رنگ بھی شناخت میں مددگار ہوتے ہیں۔ لوگ تو کالے گورے۔ زرد۔ سرخ وغیرہ انسانوں کے رنگوں کے نام رکھتے ہیں۔ لیکن اگر دیکھا جائے۔ تو ہر آدمی کا رنگ دوسرے سے جدا ہوتا ہے۔ نہ سارے کالے ایک سے کالے ہوتے ہیں اور نہ سارے گورے ایک سے گورے۔ نہ سارے زرد ایک سے زرد ہوتے ہیں۔ نہ سارے سرخ ایک سے سرخ ہوتے ہیں۔ ان میں باریک فرق بھی ہوتے ہیں۔ اور کھلے فرق بھی۔ لیکن بہرحال ایک رنگ کے دو انسان نہیں ہوتے۔ کچھ نہ کچھ فرق ان کے رنگوں میں ضرور ہوتا ہے۔ تو رنگ بھی علامتیں ہیں جن سے پہچانا جاتا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں۔ رنگوں سے اور طریق سے بھی پہچانا جاتا ہے۔ اگر آدمی کا رنگ نہ پہچانا جا سکے۔ تو اور بھی رنگ خدا نے بنائے ہیں۔ جو پہچاننے میں مدد دیتے ہیں۔ یوں تو چھ سات ہی رنگ ہیں۔ مثلاً کالا۔ نسواری۔ زرد۔ سبز۔ سفید سرخ وغیرہ جو مرد استعمال کرتے ہیں۔ عورتوں کے استعمال میں زیادہ رنگ آتے ہیں۔ لیکن مردوں کے یہ چند رنگ ہیں۔ مگر کروڑوں آدمی ہیں۔ جن میں ان رنگوں کی وجہ سے امتیاز کیا جا سکتا ہے۔ ان رنگوں میں سے کوئی ہلکا استعمال کرتا ہے۔ کوئی زیادہ۔ کسی کی پگڑی اور رنگ کی ہوتی ہے کسی کی قمیص اور رنگ کی۔ کسی کا پاجامہ اور رنگ کا ہوتا ہے۔ کسی کا کوٹ اور رنگ کا۔ اور جتنے آدمی یہاں بیٹھے ہیں۔ اگر انہی کو دیکھا جائے۔ تو جو رنگ انہوں نے استعمال کئے ہیں۔ وہ پانچ سات ہی ہونگے۔ مگر پھر بھی ان میں فرق ہوگا۔ اور اس سے ہر ایک۔ الگ الگ پہچانا جا سکتا ہے۔ پھر

پہچاننے کی اور علامتیں

ہیں۔ مثلاً بیٹھنے۔ چلنے۔ کھڑے ہونے کی طرز ہی ہوتی ہے کوئی شخص دور جا رہا ہو۔ تو اس کی چال دیکھکر معلوم کر لیا جاتا ہے۔ کہ فلاں ہے۔ پھر آوازوں میں فرق ہے۔ غرض اتنے فرق ہیں۔ جن کے ذریعہ انسانوں کو پہچانا جاتا ہے۔

اور ان کے علاوہ ایسے معمولی معمولی فرق بھی ہیں۔ کہ اگر پوچھو فلاں اور فلاں میں کیا فرق ہے۔ تو اکثر آدمی نہیں بتا سکینگے۔ لیکن ان کی آنکھیں۔ کان اور چھونے کی قوت جب عمل میں لائی جائیگی تو بتا دینگے۔ کہ ان میں فرق ہے۔ یہ فلاں ہے اور یہ فلاں۔

یہ تو میں نے بڑی چیزوں کے متعلق بتایا ہے۔

چھوٹی چیزوں کے متعلق

بھی دیکھ لو۔ ان میں بھی فرق ہوتا ہے۔ زمیندار دانوں کو دیکھ کر بتا سکتا ہے کہ ان میں فرق ہے یہ اچھے ہیں۔ اور یہ خراب۔ سبزی فروش سبزی کو دیکھکر بتا سکتے ہیں۔ کہ یہ اچھی ہے۔ اور یہ بری۔ میوے والے میووں کو دیکھکر بتا سکتے ہیں۔ کہ یہ اچھے ہیں۔ اور یہ برے۔ تو نہ صرف اپنے متعلق بلکہ دوسری چیزوں کے متعلق بھی انسان فرق جانتا اور ان کو پہچان سکتا ہے۔ ورنہ اگر آم اور خربوزے کی شکل مختلف نہ ہوتی۔ تو جب آم کو دل چاہتا۔ انسان ساری دنیا کے میووں کو کھاتا۔ تب آم کو معلوم کر سکتا۔ مگر ہم کہتے ہیں مزا بھی تو ایک علامت ہے۔ اگر یہ بھی سب میووں کا ایک سا ہوتا۔ تو پھر کس طرح کوئی آم کو پہچان سکتا۔ کہ یہ آم ہے۔ اور کس طرح خربوزے کو معلوم کر سکتا۔ کہ یہ خربوزہ ہے۔ پھر ڈاکٹر کو پتہ نہ لگ سکتا کہ سنکھیا کیا ہے۔ اور کونین کیا۔ ایک کو تپ کی دوا کے طور پر کونین دینی ہے۔ لیکن چونکہ سنکھیا اور کونین کی شکل ایک سی ہوتی ہے۔ اس لئے سنکھیا دے دیتا۔ اور کتے کو مارنے کی ضرورت ہوتی تو کونین دے دیتا۔

لیکن یہ علامتیں ہی ہیں۔ جن سے ایک دوسری چیز میں امتیاز کیا جاتا ہے۔ اور ایسا امتیاز کو۔

کوئی دو چیزیں ایک سی نہیں

ہو سکتیں۔ باپ بیٹے میں بڑا تعلق ہوتا ہے۔ مگر وہ بھی الگ الگ پہچانے جاتے ہیں۔ ماں بیٹی میں بھی فرق ہوتا ہے۔ بڑی بڑی شکلیں ملتی ہیں۔ مگر جن کی شکلیں حد سے حد ملتی ہیں۔

ان میں بھی فرق ہوتا ہے۔ پس بات یہ ہے۔ کہ کوئی چیز [illegible] بغیر نہیں۔ [illegible] ہے۔ فیصلہ الٰہی پیدا ہوتا ہے۔ کہ جو

سب سے زیادہ قیمتی چیز

ہے۔ یعنی ایمان۔ کیا وہی بے علامت ہے۔ خربوزہ کوئی لے جاتا ہے تو انسان جانتا ہے اور پہچان لیتا ہے۔ گندم خریدنا چاہتا ہے۔ تو جانتا ہے۔ اور پہچان لیتا ہے۔ یہ نہیں کہ چنے اور گندم کی شکل ایک جیسی ہو۔ گندم اور چنے میں امتیاز نہ کر سکتا ہو۔ اسی طرح اگر ماش خریدنا چاہتا ہے تو جانتا ہے اور پہچان لیتا ہے۔ یہ نہیں کہ ماش اور چنے کی شکل ایک جیسی ہو۔ اب جبکہ خدا نے گیہوں۔ جو۔ چنے۔ آم خربوزہ کے پہچاننے کے لئے علامتیں رکھی ہیں۔ آدمیوں کے لئے علامتیں رکھی ہیں۔ تو کیا اگر نہیں رکھیں۔ تو ایمان کے لئے ہی نہیں رکھیں۔ جو سب سے زیادہ ضروری اور قیمتی چیز تھی کبھی عقل اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتی۔ کہ خدا نے ہر چیز کی علامتیں رکھی ہوں۔ مگر ایمان کے لئے کوئی علامت نہ رکھی ہو۔ درحقیقت انسان کا ذہن اس بات کو سوچ ہی نہیں سکتا۔ اور اس کا دماغ اس بات کو برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ کہ ایسا ہو سکے۔ کجا یہ کہ ایسا ہو۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۭكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۶-۱۲۳)

فرمایا۔ کوئی عقل کی بات کرو۔ کوئی انسان اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے۔ کہ ایک شخص جس میں ایمان ہو۔ اور ایک جس میں کفر ہو۔ ان کی ایک جیسی شکلیں ہوں۔ اور ان میں کوئی فرق نہ ہو۔ موٹی موٹی چیزوں میں تو فرق ہو۔ اور ان کو پہچاننے کی علامتیں ہوں۔ لیکن جو اعلیٰ سے اعلیٰ ہے۔ اس کی شناخت کا ذریعہ نہ ہو۔ اگر اس کی شناخت نہ ہو سکے۔ تو کوئی اسے حاصل کس طرح کریگا۔ اب گیہوں کی ضرورت ہو۔ تو چونکہ اسے پہچانتے ہیں۔ اس لئے لے آتے ہیں۔ لیکن اگر گیہوں کو نہ پہچانتے۔ تو پھر کس طرح لیتے۔ دنیا کی ساری چیزیں خریدتے۔ تب کہیں گیہوں ملتی۔ اسی طرح اگر ایمان کی شناخت کی کوئی علامت نہیں رکھی گئی۔ تو اس کے لئے انسان سارے مذہب قبول کرتا۔ تب اسے ایمان کا پتہ ملتا۔ کبھی وہ عیسائی ہوتا۔ اس میں ایمان نہ ملتا۔ تو جینی بنتا۔ پھر بدھ بنتا۔ اسی طرح ہزاروں لاکھوں جو مذہب ہیں۔ انہیں اختیار کرتا انہیں چکھتا۔ جیسے بہت سے شربت پڑے ہوں مگر ان کی خوشبو اڑ گئی ہو۔ تو ہر ایک کو چکھ کر کوئی ایک شربت معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی ہر روز مذہب بدلتا۔ اور اس طرح ایمان کو تلاش کرتا۔ اور اسے کچھ نہ ملتا۔ اور ممکن ہوتا کہ اس کا پتہ تو مل جاتا۔ لیکن جب اس پر عمل کرنے کا زمانہ آتا۔ تو مر جاتا۔ تو اس طرح بالکل

انسان کی حالت خطرہ میں

ہوتی۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی شان سے بعید ہے اس لئے فرمایا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک جو مردہ ہو۔ اور خدا اسے زندہ کرے (ایمان کی علامت یہ ہے۔ کہ انسان زندہ ہو جاتا ہے) اور ایک اندھیرے میں دکھ اور تکلیف میں ہو۔ یہ دونوں برابر ہوں۔

ظلمات کے معنی موت کے بھی ہیں۔ کہ قبر میں جب انسان جاتا ہے۔ تو تاریکی میں ہوتا ہے۔ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ ایک جو مردہ تھا۔ اسے زندہ کر دیا۔ اور ایک ایسے اندھیرے میں جا پڑا۔ جہاں سے نکل نہیں سکتا۔ یعنی وہ مر گیا۔ اور قبر میں دفن ہے۔ ایک کی تو یہ حالت ہے۔ اور دوسرے کی یہ ہے۔ کہ اس کے ہاتھ میں شمع ہے۔ جس سے وہ آپ ہی روشنی میں نہیں ہے بلکہ دوسروں کو بھی روشنی دکھاتا ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔ کوئی بھی دنیا میں ایسا انسان نہیں ہوگا۔ جو یہ کہے۔ کہ ایک ایسا شخص ہو جس کے ہاتھ میں مشعل ہو۔ جس سے اندھیری رات میں لوگوں کو رستہ دکھائے۔ اور ایک ایسا ہو۔ جو مٹی میں دفن ہو۔ کیا یہ دونوں برابر ہیں۔ ایک بچہ بھی جو ابھی بولنے لگا ہو۔ وہ بھی ان میں فرق کر سکیگا۔ اگر اسے کہو کہ یہ آدمی تمہیں گھر چھوڑ آئے۔ یا یہ قبر والا۔ تو وہ یہی کہیگا۔ کہ یہ آدمی چھوڑ آئے۔ پس جس طرح ان میں فرق ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اسی طرح مومن اور کافر میں فرق ہے۔

مردہ اور زندہ میں کیا فرق ہوتا ہے

یہ کہ زندہ ترقی کرتا ہے۔ اور مردہ تنزل کرتا ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے۔ کہ مردہ کو اگر کوئی نقصان پہنچ جائے۔ تو اسے دور نہیں کر سکتا۔ لیکن زندہ اپنے نقصان کے علاوہ دوسروں کے نقصانوں کو بھی دور کر سکتا ہے۔

مومن اور کافر میں بھی یہی فرق ہوتا ہے۔ کافر کی حالت نہیں بدلتی۔ اگر بدلے تو برائی کی طرف ہی جاتی ہے جیسے مردہ کی حالت بدلیگی۔ تو بدبو ہی پیدا ہوگی۔ مگر زندہ ترقی کرتا ہے اور مردہ گرتا ہے۔ فرمایا یہی حالت مومن اور کافر کی ہوتی ہے۔ مومن ترقی کرتا ہے۔ اور کافر گرتا ہے۔ پھر یہ فرق ہے۔ کہ کافر اپنے آپ کو بھی نقصان سے نہیں بچا سکتا۔ مگر مومن دوسروں کو بھی بچاتا پھرتا ہے۔ کافر کے گرنے کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ کل اگر اس کے اخلاق برے تھے۔ تو آج اور بدتر ہونگے۔ کل اگر اس نے اسلام قبول نہیں کیا تو آج اور بھی اسلام قبول کرنے سے دور ہوگا۔ مگر مومن کا تعلق خدا تعالیٰ سے روز بروز بڑھتا جاتا ہے کوئی لمحہ نہیں گذرتا۔ کہ پہلے کی نسبت اور خدا تعالیٰ کے نزدیک نہ ہوتا ہو۔ یہ مومن اور کافر میں فرق ہے۔ خدا تعالیٰ

ایک اور فرق مومن اور کافر میں

یہ بیان فرماتا ہے۔ کہ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا خدا تعالیٰ کی طرف سے اسکو نور ملتا ہے۔ علاوہ اس کے کہ وہ خود لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ لوگوں کو ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لا سکتا ہے۔ اس کو ایسا دماغ مل جاتا ہے۔ کہ باریک سے باریک اور مخفی سے مخفی باتیں اس پر کھلتی جاتی ہیں۔ کوئی معمہ نہیں ہوتا۔ جسے وہ حل نہ کر لے۔ اور کوئی مشکل نہیں ہوتی جو اسے حراساں کر دے۔ کیونکہ خدا کی طرف سے اسے نور ملتا ہے۔ پھر نور کو لیکر الگ تھلگ نہیں بیٹھ رہتا۔

بلکہ یمشی بہٖ فی الناس اسکو لیکر لوگوں میں چلتا پھرتا ہے تو یہ تین باتیں مومن میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اول یہ کہ وہ ترقی کرتا ہے۔ دوم یہ کہ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ سوم یہ کہ خدا کی طرف سے ایسے ایسے سامان دئیے جاتے ہیں کہ جو اس کی مدد کرتے ہیں۔ جب کوئی کام کرنے لگتا ہے تو فوراً خدا کی طرف سے مدد پہنچتی ہے ٭

اگر یہ باتیں کسی میں پائی جاتی ہیں۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اسمیں ایمان ہے۔ اور اگر نہیں پائی جاتیں۔ تو ایمان نہیں۔ درمیانی کوئی رستہ ہی نہیں۔ یا تو انسان مومن ہو گا یا کافر۔ زندہ ہو گا یا مردہ۔ ہاں جس طرح زندگی میں فرق ہوتا ہے کسی کی اعلیٰ ہوتی ہے۔ کسی کی ادنیٰ۔ اسی طرح کوئی اعلیٰ درجہ کا مومن ہوتا ہے۔ کوئی ادنیٰ درجہ کا۔ کوئی بڑا کافر ہوتا ہے کوئی چھوٹا۔ جس طرح مردوں میں بھی فرق ہوتا ہے کوئی تازہ مرا ہوتا ہے کوئی دیر کا ٭

اب میں

دوستوں سے سوال

کرتا ہوں کہ یہ جو علامتیں ہیں۔ اور جن کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان کا فقدان کفر ہے۔ یہ ان میں پائی جاتی ہیں یا نہیں۔ یعنی اول یہ ہے کہ ان میں نمو اور ترقی کی طاقت ہے؟ اور ان کا قدم آگے پڑتا ہے؟ دوسرے وہ مُردہ کی طرح تو نہیں پڑے رہتے۔ بلکہ دنیا میں کام کرنیوالے ہیں۔ یہ علامت معلوم کرنے کے لئے اس بات پر غور کرو کہ تم واقع میں ایسے ہو۔ کہ کچھ کام کرتے ہو یا ایسے ہو کہ مر جاؤ۔ تو کسی کو تمہارا خیال بھی نہ ہو۔ ایک شاعر نے دنیا میں مفید زندگی بسر کرنے کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے۔

انت الذی ان ولدتک امک باکیا ٭ والناس حولک یضحکون سرورا
٭ تکون عند موتک ضاحکا مسرورا

کہ جب تو پیدا ہوا تھا۔ ماں نے تجھے جنا تھا۔ تو تُو رو رہا تھا بچہ جب پیدا ہوتا ہے۔ تو چونکہ تنگ جگہ سے نکلتا ہے اسکے سر اور جسم پر دباؤ پڑتا ہے۔ اسلئے روتا ہے۔ شاعر کہتا ہے۔ تو وہ تھا کہ جب پیدا ہوا تھا۔ تو رو رہا تھا۔ اور لوگ اس موقع پر ہنس رہے تھے کہ لڑکا پیدا ہو گیا۔ ایسی حالت میں تیری پیدائش ہوئی تھی۔ اب تو ایسے عمل کر۔ کہ جب تو مر رہا ہو۔ تو تُو خوش ہو کہ خدا سے ملنے چلا ہوں اور لوگ رو رہے ہوں۔ کہ اس سے جو فوائد پہنچ رہے تھے ان سے محروم ہو گئے۔ یہ تیرا بدلا ہے۔ جب تو پیدا ہوا تھا تو روتا تھا۔ اور لوگ ہنستے تھے۔ اب ان سے بدلہ لے اور وہ اس طرح کہ ایسے اچھے عمل کر کہ جب مرنے لگے تو دنیا تم پر روئے کہ اب کیا ہو گا۔ مگر تو ہنس رہا ہو کہ خدا کے پاس جا رہا ہوں۔

حیات کی علامت

یہی ہے کہ کام کرنیوالی چیز اپنی جگہ سے ہل جائے تو نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً یہ ستون ہے (مسجد اقصیٰ کے برآمدے کا ایک ستون) جو کام دے رہا ہے۔ اس کے ساتھ اگر ایک دو لکڑی کھڑی کر دی جائے تو وہ بھی کھڑی تو نظر آئیگی۔ لیکن اگر اسے ہٹا دیا جائے۔ تو کوئی نقص نہیں واقع ہو گا۔ اور اگر اس ستون کو ہٹایا جائے۔ تو نقص پیدا ہو جائیگا۔ تو کام کرنیوالے کی یہ علامت ہوتی ہے کہ اگر اُسے ہٹا دیا جائے۔ تو نقص پیدا ہو جائے۔ جب تک نیا آدمی اس کام کو سنبھال نہ لے۔ یہ قوت فعلیہ ہوتی ہے ٭

تیسری بات یہ ہے۔ کہ خدا کی طرف سے مدد آ جائے۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فاحییناہُ۔ ہم نے اسکو زندہ کیا۔ اس لئے اسے مدد بھی وہ خود ہی دیتا ہے۔ خواہ ساری دنیا مخالف ہو۔ وہ اپنا رستہ پا لیتا ہے۔ کیونکہ اس کے پاس خدا کی دی ہوئی روشنی ہوتی ہے یا ساری دُنیا ڈوب رہی ہو۔ وہ اس شمع کی روشنی سے محفوظ ہوتا ہے۔ اور دوسروں کو محفوظ کرتا ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ روشنی ہر مومن میں حسب مراتب ہوتی ہے۔

دیکھو آم کے لئے جس طرح گٹھلی۔ رس اور چھلکا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح ایمان کے لئے ان

تینوں باتوں کی ضرورت

ہے۔ آگے جس طرح بڑے آم کا بڑا چھلکا۔ زیادہ رس اور بڑی گٹھلی ہوتی ہے۔ اسی طرح جس میں زیادہ ایمان ہو گا۔ یہ باتیں بھی زیادہ پائی جائینگی۔ لیکن ایمان کے لئے یہ ہونی ضروری ہیں کہ خدا سے تعلق بڑھ رہا ہو۔ کچھ نہ کچھ کام کا سہارا اسپر ہو۔ خدا کی تائید خواہ تھوڑی ہی ہو۔ مگر ہو ضرور۔ زیادہ روشنی اچھی ہوتی ہے۔ لیکن تھوڑی بھی کام دے جاتی ہے ٭

پس یہ تینوں علامتیں خواہ تھوڑی ہوں۔ مگر ہونی چاہئیں۔ میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ دیکھیں کیا یہ ان میں پائی جاتی ہیں یا نہیں۔ اگر کسی میں نہیں تو سمجھے کہ وہ کفر کے زیادہ قریب ہے بہ نسبت ایمان کے۔ اور اگر پائی جاتی ہیں۔ تو انہیں اور ترقی کرے۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ایمان کی یہ علامتیں پیدا کریں۔ اپنا نور اور روشنی دے۔ جس سے ہم فائدہ اٹھائیں ٭

لنڈن کے ایک مشہور اخبار میں سلسلہ احمدیہ کا ذکر

لنڈن کا مشہور اخبار ڈیلی ٹیلیگراف اپنے ۱۹ جون ۱۹۲۲ء کے پرچہ میں لکھتا ہے :-

"پرنس آف ویلز کو سیاحت ہند کے دوران میں جو متعدد ایڈریس پہنچے انہیں سے ایک ایڈریس جماعت احمدیہ کے معزز ممبروں کی طرف سے تھا۔ یہ جماعت خالص مذہبی جماعت ہے۔ جو تقریباً تیس سال ہوئے پنجاب میں قائم کی گئی۔ اسکے بڑے بڑے عقائد میں ایک عقیدہ جسکی بنیاد اسلامی حکم پر رکھی گئی ہے یہ ہے کہ ہر اس گورنمنٹ کی وہ وفادار رعایا رہیگی۔ جس کے ماتحت اسکے ممبروں کو مذہبی آزادی ہو گی۔ اس ایڈریس کو پیش کرنیوالے ممبروں نے بیان کیا ہے کہ یہ حقیقی آزادی چونکہ انہیں گورنمنٹ برطانیہ کے ماتحت حاصل ہے۔ اسلئے وہ اس سے غیر وفادار نہیں ہو سکتے۔

ایڈریس میں لکھا ہے کہ ہز رائل ہائنس کے ورود ہند کی تقریب میں ایک کتاب تیار کی گئی ہے جسمیں سلسلہ احمدیہ کی خاص تعلیم اس جماعت کے قائم ہونے کی غرض اِس کے خاص خط و خال اور امتیازی نشانات اور بانیٔ سلسلہ کے مختصر تاریخی حالات بیان کئے گئے ہیں۔ اور پرنس سے اس کتاب کے بطور تحفہ جماعت کے افراد کی طرف سے قبول کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ اپنے چیف سکرٹری کے ذریعہ پرنس نے ایڈریس اور کتاب کی حسب ذیل خط میں رسید دی۔

(یہاں وہ خط درج کیا گیا ہے جو ہمارے ایڈریس کے جواب میں پرنس آف ویلز کے چیف سکرٹری نے لکھا تھا اور جس کا ترجمہ شایع ہو چکا ہے)

اسکے بعد اخبار مذکور لکھتا ہے۔ "اسپر اتنا اور اضافہ کیا جاتا ہے۔ لنڈن میں بھی سلسلہ احمدیہ کی ایک شاخ ہے۔ اور سوتھ فیلڈ میلروز روڈ میں انکی مسجد ہے۔ جہاں باقاعدہ نمازیں ادا کی جاتی ہیں"

قریباً یہی مضمون ولایت کے اخبار [illegible] شائع ہوا ہے

حافظہ نباشد

مولوی ثناء اللہ کو جب امرتسر کی میونسپلٹی کی ممبری کے حصول میں ناکامی ہوئی۔ تو ہم نے وہ دعویٰ یاد دلایا جو انھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے اپنی پوزیشن کے اعلےٰ ہونے کے متعلق کیا تھا۔ اور لکھا۔

"حال میں مولوی صاحب کو ایک معمولی سے مقابلہ میں جو ناکامی ہوئی ہے اس نے انکی حیثیت کو بالکل نمایاں کر دیا ہے۔ امرتسر کی میونسپل کمیٹی کی ممبری کے لئے اس سال مولوی صاحب بڑے طمطراق سے کھڑے ہوئے تھے۔ اور اسکے لئے سر توڑ کوشش کی۔ لیکن چونکہ ان کے مد مقابل ایک ذی اثر بیرسٹر تھے۔ اسلئے بڑی حیل و حجت کے بعد اور کامیابی کی کوئی صورت نہ دیکھتے ہوئے مولویصاحب کو امیدداری سے دست بردار ہونا پڑا۔"

اسکے جواب میں مولوی صاحب نے ایک تو ممبری کے لئے سر توڑ کوشش کو "بالکل جھوٹ" قرار دیا۔ اور دوسرے اپنی ناکامی کی یہ وجہ بتائی۔ کہ دوسروں کے سمجھانے پر جب میں نے خود بھی غور کیا۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ میونسپل کمیٹی کے فرائض میرے دینی اور علمی مشاغل سے بیشک متصادم ہونگے۔"

یہ عذر لنگ مولوی صاحب کی ناکامی پر جس قدر پردہ ڈال سکتا ہے ظاہر ہے کیونکہ میونسپلٹی کی ممبری کوئی ایسی چیز نہ تھی جس کے فرائض ممبری امیدوار بننے کے وقت انہیں معلوم نہ تھے۔ پھر بعد میں ان فرائض کے دینی و علمی مشاغل میں متصادم ہونے کا پتہ لگنے کے متعلق سوائے اسکے کیا کہا جا سکتا ہے کہ ناکامی کے یقین نے یہ نکتہ سمجھایا۔

لیکن جس بات کو مولوی صاحب نے تھوڑا ہی عرصہ پہلے "بالکل جھوٹ" قرار دیا تھا۔ حافظہ نہ باشد کا مصداق بنکر حال میں اس کا اقرار اس طرح کیا ہے۔ کہ مولوی محمد علی بوپڑی کے متعلق شکوہ شکایت کرتے ہوئے ان کی "بے وفائی" کی سب سے بڑی مثال یہ پیش کی ہے کہ:۔

"میں امیدوار ممبری تھا۔ اور معاہدہ مذکور کے خیال پر میں نے ان حضرت (بوپڑی صاحب) سے کہا کہ یہ کام دراصل قوم کا ہے۔ اسلئے آپ جمعہ کے روز اپنے سامعین کو ترغیب دیجئے گا کہ مجھے ممبری کے لائق جانیں تو میرے حق میں ووٹ دیں۔"

اس سے بڑھکر سر توڑ کوشش اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک پرانے حریف کے آگے دست امداد دراز کرنے سے بھی دریغ نہ کیا جائے۔ حالانکہ میونسپلٹی کی ممبری کیا چیز ہے۔ شیخ سعدی تو یہاں تک کہہ چکے ہیں ؎

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است
رفتن بپائے مردئی ہمسایہ در بہشت

مولوی ثناء اللہ کے اپنے اس اقرار سے صاف ظاہر ہے کہ ہمارے مقابلہ میں وہ معمولی معمولی باتوں پر بھی جھوٹ بول لینا روا سمجھتے ہیں۔ جو شخص ضد میں یہاں تک بڑھ گیا ہو اسکی کسی تحریر و تقریر کو کوئی عقلمند بیہودہ سرائی سے زیادہ وقعت نہیں دے سکتا۔

میر محمد واعظ بھانبڑی کو پچاس روپے انعام

۱۴۔ اپریل کے اہلحدیث میں واعظ بھانبڑی نے اپنے ۲۰۔ فروری کے وعظ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"سات آدمیوں نے مرزائیت سے توبہ کی۔ باقی تمام گاؤں مسلمان ہو گیا (اہلحدیث ۱۴۔ اپریل)

جس پر ۹۔ مئی ۱۹۲۲ء کے الفضل میں چیلنج دیا گیا کہ:۔

"اگر چار آدمی بھی ایسے پیش کر دو۔ جو مسجد میں خدا کی قسم کھا کر یہ اعلان کریں۔ کہ ہم موضع سٹھیالی کے یا اس کے قرب و جوار کے رہنے والے ہیں۔ اور میر محمد کے مجلس وعظ (۲۰ر فروری) میں موجود تھے اور ہم نے مولوی صاحب کے وعظ کے اثر سے احمدیت سے توبہ کی۔ تو پچاس روپے انعام دیا جائیگا۔"

واعظ بھانبڑی نے ۱۶ر جون کے اہلحدیث میں سوا مہینہ بعد لکھا ہے کہ انعام جمع کراؤ۔ میں چار احمدی ایسے پیش کرونگا۔ ہمیں بہت افسوس ہے کہ ایک طرف تو لکھا جاتا ہے کہ چودھری منصب دار مرزائیت کے فتنہ کو فرو کرنے کے لئے آپ کو بلا لے گیا۔ گویا وہ آپ کے فریق کا شخص ہے۔ دوسری طرف بجائے کسی مسلمہ فریقین شخص کے اسی کے پاس روپیہ جمع کرانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ واعظ صاحب کو واضح ہو۔ کہ رقم کوئی اتنی بڑی نہیں۔ جو موقعہ پر مہیا نہ ہو سکے۔ آپ سٹھیالی آجائیں۔ وہاں آپکے سامنے روپیہ رکھ دیا جائیگا۔ سٹھیالی کے چار آدمیوں کے حلف مؤکد بعذاب اٹھانے پر کہ ہم پہلے سچے دل سے بیعت کر کے حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود نبی اللہ مانتے تھے۔ اور احمدی تھے۔ چندہ دیتے تھے۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا حرام یقین کرتے تھے۔ اور ۲۰ر فروری کی مجلس وعظ میں حاضر تھے۔ اور میر محمد صاحب واعظ کے وعظ کے اثر سے احمدیت سے توبہ کر چکے ہیں۔ فوراً وہ روپیہ آپ کے حوالے کر دیا جائیگا۔ اگر کچھ بوئے ایمان ہے تو دیر نہ کرو۔ اور اپنے جواب سے ہمیں بھی اطلاع دیا کرو۔ اس دفعہ ہمیں خبر نہ ہوئی۔ اسلئے جواب میں دیر ہو گئی۔

غلام محمد۔ احمدی نمبردار سٹھیالی

ٹیریٹوریل فوج میں بھرتی کی رفتار

ٹیریٹوریل فوج کی بھرتی کا کام صد درجہ کی سستی سے ہو رہا ہے۔ کئی اعلان شایع ہو چکے ہیں۔ جلسہ سالانہ پر بھی میں نے خاص طور پر تحریک کی تھی۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت کے ابھی تک پانسو جوان بھی اس فوج میں بھرتی نہیں ہوئے۔

بعض انجمنوں نے تو کچھ توجہ ہی نہیں کی۔ یہاں تک کہ جواب بھی نہیں دیا کہ وہ کیوں معذور ہیں۔ ایسی انجمنوں کے نام حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کرنے سے پہلے میں ہر ایک جماعت کو متوجہ کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک انجمن بھرتی کے لئے پوری کوشش کرے۔ تاکم از کم ہماری علیحدہ پلٹن تیار ہو سکے۔

اگر اس اعلان کے بعد بھی سکرٹری و امراء صاحبان نے توجہ نہ فرمائی۔ تو پھر مجبوراً ایسی انجمنوں کے نام جنھوں نے کچھ بھی بھرتی میں حصہ نہیں لیا۔ حضرت کے حضور پیش کر دونگا۔ واللہ المستعان۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

قادیان میں اراضی خریدنے کے خواہشمند احباب

مطلع رہیں کہ ہمارے انتظام میں عموماً ہر وقت ہر قسم اور ہر موقعہ کی زمین موجود رہتی ہے۔ تفصیلات بذریعہ خط و کتابت معلوم کی جاویں۔

اس وقت محلہ دارالرحمت قادیان میں احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقعہ کے قطعات موجود ہیں۔ قیمت حسب موقعہ فی مرلہ سے ۷۵ روپیہ اور للعہ ۷۵ محلہ دارالفضل میں بھی زمین موجود ہے۔ جو قادیان سے نسبتاً کچھ فاصلہ پر ہے۔ اس کی قیمت حسب موقعہ فی مرلہ ۵۰ اور ۷۵ روپیہ ہے۔

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد قادیان پنجاب

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال امتحان نمبر رو

نتھو مل ولد نانک چند قوم کھتری ساکن سکترہ تحصیل ظفروال مدعی

بنام

اللہ رکھا ولد نبی بخش قوم ارائیں ساکن میانہ پورہ تحصیل سیالکوٹ

مدعا علیہ

دعویٰ ۱۸۰/۰ بروئے بہی

بنام اللہ رکھا ولد نبی بخش قوم ارائیں سکنہ میانہ پور تحصیل سیالکوٹ

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۹ اگست کو حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی

آج بتاریخ ۲۳ ماہ جولائی ۱۹۲۳ء ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ دستخط افسر عدالت بخط انگریزی

عینک سے نجات پانے کا آلہ

اصل کشمیر کا سرمہ اور ممیرا مصدقہ مسیح موعودؑ اور حکیم الامۃ خلیفۃ اولؓ یہ سرمہ امراض آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور مجرب ہے۔ اور یہ سرمہ لگر جوں کیلئے اور نظر بڑھانے کے لئے ابتدائی موتیا بند جالا پھولا۔ پڑبال۔ لالی ہو۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو۔ ان کے لئے بہت مفید ہے اور اگر ایک ہفتہ استعمال کرنے سے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو۔ تو بیشک واپس کر دے قیمت سرمہ فی تولہ عا قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ ۵ر

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ سے استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ فی تولہ قسم دوم ۸ر فی تولہ۔

احمد نور کابلی۔ سوداگر قادیان پنجاب

امرتسر بڑی تجارت کی منڈی ہے

ہر ایک قسم کا مال مثل پنساری۔ بزازی۔ لوہار۔ لکڑی۔ چمڑا۔ کھال تک۔ گوٹا اور جس جس قسم کا چاہیں۔ ہماری معرفت منگائیں لاگت ارزاں عمدہ اور بکفایت روانہ ہوگا۔ نرخ دینے چاہئیں۔ نصف روپیہ پیشگی اور نصف کا وی پی یا بذریعہ بنک سارا روپیہ پیشگی روانہ کرنیوالوں کو ایک فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ اگر کسی قسم کا مال فروخت کرانا ہو۔ تو آڑھت پر ہو سکتا ہے۔

احمدی برادرس امرتسر

سورہ نور وہ سورۃ ہے جسمیں عورتوں کے متعلق خاص احکام بیان کئے ہیں۔ جو کہ ان کے سننے اور سمجھنے سے نا واقفیت عور توں کو ہیچ دنیا میں تباہ کر رہی ہے۔ اور ان پر عمل کرنے سے عورت اپنے خاوند کیلئے سکینت اور

علم نوراں

نوجوانوں کے لئے باعث فخر بنجاتی ہو۔ اسلئے احباب کو چاہیئے کہ سورہ نور کی تفسیر فرمودہ حضرت خلیفۃ ثانی انکو پڑھائیں۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ:۔ دفتر ایڈیٹر الفضل قادیان (گورداسپور)

احباب کے قابل توجہ

تحفہ شہزادہ ویلز دوبارہ چھپ گیا ہے

اکثر احباب نے ان دو تین ماہ کے عرصہ میں اس کے متعلق متعدد درخواستیں بھیجی ہیں۔ چونکہ عرصہ بہت گذر چکا ہے اور درخواستوں کا ڈھیر لگ گیا ہے۔ اس لئے احتیاطاً احباب دوبارہ ایک پوسٹ کارڈ بپتہ ذیل پر بھیجدیں۔ تو مناسب ہوگا کیونکہ اسطرح خطرہ ہے کہ کسی دوست کو دوبارہ وی پی نہ پہنچ جاوے

کتاب گھر قادیان

استہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت دیوانی بااجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال مقام نارووال

بھگمن داس ولد ٹھاکر داس قوم کھتری ساکن باٹیانوالہ تحصیل ظفروال مدعی

بنام

جگا ولد جمیل قوم جٹ ساکن کوٹلی نوانہ و علی محمد ولد باگا قوم ترکھان ساکن فتوکے تحصیل ظفروال مدعا علیہم

دعوے ۵ ۲/۱ بروئے ہبہ

بنام علی محمد ولد باگا قوم ترکھان ساکن فتوکے تحصیل ظفروال

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ ۲۴ کو حاضر عدالت ہو کر پیروی کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔

آج بتاریخ ۲۷ر ماہ جولائی ۱۹۲۳ء ہماری دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر

مہر عدالت

ہندوستان کی خبریں

بمبئی میونسپلٹی میں گاؤکشی کا ریزولیوشن گر گیا بمبئی ۲۸ ر جولائی - میونسپلٹی کارپوریشن کا کل جو جلسہ منعقد ہوا - اُس میں گاؤکشی کے انسداد کے متعلق مسٹر ہلائی کا ریزولیوشن ایجنڈا پر لایا گیا مسٹر ہلائی خود جلسہ میں حاضر نہیں تھے - اور ہندو میونسپل کمشنران میں سے ۱۶ ممبر جو اس وقت حاضر تھے - ان میں سے کسی ایک نے بھی نہ تو ریزولیوشن کی تحریک کی اور نہ تائید کی چنانچہ ریزولیوشن مذکور کا کسی نے ذکر تک نہ کیا - اور وہ گر گیا -

اڈیٹر کانگرس کی سزا یابی دہلی ۲۸ ر جولائی - مولوی قطب الدین صدیقی اڈیٹر کانگرس دہلی کو بغاوت کے الزام میں تین سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے -

گوردوارہ بل کا التوا لاہور ۲۸ ر جولائی - معلوم ہوا ہے کہ مجلس وضع قوانین کے آئندہ اجلاس میں گوردوارہ بل پیش نہیں کیا جائیگا - آنریبل سرجان مینارڈ بیان کرینگے کہ ... گوردوارہ کے متعلق قانون بنانے میں گورنمنٹ کا کیا ارادہ ہے -

ریاست لمبڈی میں درآمد مسکرات کی ممانعت احمد آباد ۲۸ ر جولائی - ریاست لمبڈی واقعہ کاٹھیاواڑ کے راجہ صاحب نے اپنے علاقہ میں تمام مسکرات کی درآمد کی ممانعت کر دی ہے - اور اعلان کیا ہے - کہ جرمانہ کا چہارم حصہ ان لوگوں کو دیا جائیگا جو مجرموں کا پتہ لگائینگے -

ڈاکوؤں کی تلاش ہوائی جہاز سے کراچی ۲۷ ر جولائی اخبار ڈیلی گزٹ کا نامہ نگار بیان کرتا ہے - کہ ۶ سو مسلح ڈاکو کوہ اسود میں گشت لگا رہے ہے - ان کی وجہ سے دیہات کے لوگوں میں سخت دہشت پھیلی ہوئی ہے - تجویز ہے - کہ ڈاکوؤں کو ہوائی جہازوں کی مدد سے منتشر کر دیا جائے -

کلکتہ میں ۱۲ پہرہ داروں کی گرفتاری کلکتہ ۲۸ ر جولائی شمالی علاقہ کے لڑکوں اور مسلمان نوجوانوں نے آج پھر غیر ملکی کپڑے کی دکانوں پر پہرہ دیا - ۱۲ گرفتاریاں عمل میں آئیں

چوری کے جرم میں پانچ گوروں کی سزا یابی بنگلور ۲۸ ر جولائی وائٹ وے لنڈلا کمپنی کی دکان میں تو پخانہ کے جن گوروں نے چوری کی تھی مجسٹریٹ چھاونی نے پانچوں ملزمان کو ۶-۶ ماہ قید اور ساٹھ ساٹھ روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے -

جلیانوالہ باغ کے مقتولین کے ورثا کو معاوضہ امرتسر میں مسٹر ٹاملنسن کمشنر لاہور ڈویژن کی زیر صدارت ایک کمیٹی مقتولین جلیانوالہ باغ کے ورثا کو معاوضہ تقسیم کر رہی ہے - ۴۰ ۱ لاکھ روپے سے زیادہ صرف امرتسر میں بانٹا گیا -

ماسٹر موتا سنگھ کے مقدمہ کا فیصلہ نہیں ہوا اخبار گرو گھنٹال اکالی" کے حوالہ سے ماسٹر موتا سنگھ کے مقدمہ کے فیصلہ کی خبر درج کی گئی تھی - وہ بے بنیاد ہے - فیصلہ سنانے کے لئے ۳۱ ر جولائی کی تاریخ مقرر ہے -

زمیندار اور سیاست کی اپیل خارج کانگرس سٹیم پریس مالک سٹیم پریس اور نقاش پریس لاہور کے کیپروں نے جہاں زمیندار اور سیاست طبع ہوا کرتے تھے - دو دو ہزار کی ضبطی ضمانت کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل دائر کئے تھے جو فاضل ججوں نے خارج کر دئے ہیں - ابھی پرکاش سٹیم پریس کا فیصلہ نہیں سنایا گیا -

میجر بلیک کا ورود لاہور لاہور ۲۹ ر جولائی - میجر بلیک جو ہوائی جہاز کے ذریعہ دنیا کی گشت کر رہے ہیں - آج کوئٹہ سے لاہور روانہ ہوئے - اور شام کو سوا سات بجے چھاؤنی میں اُترے -

غیر ملکی کپڑے کے سوداگروں کو اندیشہ کلکتہ ۲۹ ر جولائی - غیر ملکی کپڑے کی دو دکانوں پر پہرہ دیتے ہوئے آج گیارہ آدمی گرفتار کئے گئے - غیر ملکی کپڑے کے سوداگروں اور زیادہ تر مارواڑیوں کو اندیشہ ہے کہ اگر اس طرح پہروں کا دیا جانا ایک مدت مدید کے لئے بند نہ کیا گیا - تو منڈی کی حالت خراب ہو جائیگی انہوں نے قیمت میں ۵ فیصدی تخفیف کر دی ہے تاکہ مال جلد فروخت ہو جائے - مضافات میں بھی پہرے لگانے کا کام سرگرمی سے جاری ہے - مگر کہیں فساد ہونے کی خبر نہیں آئی -

شاہی فوجی کالج کے طلباء کا مصارف شملہ ۲۸ ر جولائی - یکم جولائی سے بعد میں شاہی فوجی کالج میں داخل ہونے والے طلباء کے لئے واجب الادا رقوم پر نظر ثانی کیگئی ہے - پرائیویٹ اشخاص کے لڑکوں کے لئے آئیندہ دو سال کی معمولی فیس دو سو پونڈ سالانہ اور لفٹننٹ کرنل سے کم رتبہ والے فوجی افسروں کے لڑکوں کے ۵۵ پونڈ سالانہ ہوگی -

نجیب آباد میں ڈاکہ الہ آباد ۲۸ ر جولائی نجیب آباد ضلع بجنور کا ایک پیغام مظہر ہے - کہ حال میں کئی جگہ ڈاکہ ڈالا گیا ہے - اور ڈاکوؤں نے جنکی تعداد تقریباً ایک سو تھی اور آتشیں اسلحہ سے مسلح تھے علاوہ پرائیویٹ مکانات کے دو موضعوں کو بھی لوٹا ہے -

گورنر پنجاب رہتک میں رہتک ۲۸ ر جولائی ڈسٹرکٹ بورڈ کے غیر سرکاری ممبران نے ۲۷ ماہ حال کو ہز ایکسلنسی گورنر پنجاب کو گوڑگانوں میں گارڈن پارٹی دی ڈسٹرکٹ بورڈ - راجپوتوں کو اپرٹیو سوسائٹی اور رفوجیوں کی ایسوسی ایشن نے ایڈریس پیش کئے - ۲۸ تاریخ کی صبح کو آپ رہتک پہونچے - اور میونسپلٹی کا ایڈریس لینے کے بعد آپ نے ہندوستانی فوجی افسران کی ایک ممتاز اور عظیم جماعت سے ملاقات کی -

جھانسی میں قتل کی تین وارداتیں الہ آباد ۲۸ ر جولائی - جھانسی میں قتل کی تین وارداتیں ہونے کی خبر موصول ہوئی ہے - تنباکو کا ایک دلال اس کی بیوی اور اسکا اکلوتا بیٹا شہر میں مقتول پائے گئے -

غیر ممالک کی خبریں

روسی پالیسی اور مسٹر لائڈ جارج لنڈن۔ ۲۷ر جولائی دیوان عام میں مسٹر لائڈ جارج نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اگر روسی حکومت نے صاف الفاظ میں اعلان کردیا۔ کہ ہیگ میں روسی وفد نے جو پالیسی بیان کی تھی وہ اس پر کاربند ہونے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو برطانی حکومت یقیناً روسی حکومت کے ساتھ گفت وشنید کرنے اور انہیں کامیاب انجام تک پہونچانے کے لئے جو کچھ اس کے امکان میں ہوگا کریگی۔

روس میں سرکاری ٹھیکہ ماسکو۔ ۲۶ر جولائی جنگ شروع ہونے پر روس میں ڈوکا شراب کی بندش ہوگئی تھی۔ لیکن اب یکم اگست سے یہ بندش دور ہونے والی ہے۔ مگر شراب کے بنانے اور فروخت کرنے کا حق صرف گورنمنٹ کو ہی ہوگا۔

آئرلینڈ میں خانہ جنگی کے باعث بربادی لنڈن ۲۵ر جولائی۔ بیقاعدہ فوجیں پسپا ہوتی ہیں۔ اپنے پیچھے تباہی اور بربادی کے نشانات چھوڑتی جاتی ہیں۔ سلسلہ تار برقی منقطع کردیا جاتا ہے۔ ڈبلن کی ایک سرکاری مراسلت مظہر ہے کہ کہ بہت سے مقامات کے باشندے فاقہ کشی کے شکنجہ میں گرفتار ہونے والے ہیں۔ لہذا فری اسٹیٹ کی افواج کو سب سے پہلے لوگوں کے لئے خوراک رسانی کی فکر کرنی چاہئے۔

یونانیوں کی افواہیں لنڈن۔ ۲۸ر جولائی۔ معتبر حلقوں میں اس خبر کی تردید کی جاتی ہے۔ کہ یونانی قسطنطنیہ پر یونانی حملہ کی تیاری کر رہے ہیں۔ ایتھنز کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ وہ یورپ پر ان افواہوں کا بہت اثر پڑ رہا ہے۔ کہ وزرائے یونان ہر روز غور کر رہے ہیں کہ ترکوں کو بہت جلد صلح کرنے پر مجبور کیا جائے۔ مگر سرکاری حلقوں میں نہایت اخفا پڑتا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم موسیو سٹرائیلس نے ملاقات کے اثنا میں بیان کیا۔ کہ یونان عرصہ طویل تک بیکار نہیں رہ سکتا۔ وہ کوشش کریگا کہ اس قومی مسئلہ کا تسلی بخش اور فوری حل ہو جائے۔

آئرلینڈ کی بیقاعدہ فوج پر حملے لنڈن۔ ۲۷ر جولائی۔ آزاد فوجیں بیقاعدہ سپاہیوں پر تین طرف سے حملے کر رہی ہیں۔ جب صورت حال پر قابو حاصل ہو جائیگا۔ تو کارک پر حملہ کیا جائیگا۔ جہاں سخت لڑائی کی توقع ہے۔

لاسلکی سٹیشن کی تباہی لنڈن۔ ۲۸ر جولائی آئرلینڈ کی بیقاعدہ فوج نے کلفڈن کا بڑا لاسلکی اسٹیشن تباہ کردیا ہے ماورائے اوقیانوس کی لاسلکی خبروں کی آمد و رفت ایسکس میں اونگار سٹیشن کی طرف تباہی ہوگئی ہے۔

بے قاعدہ فوج کے ارادے لنڈن۔ ۲۸ر جولائی۔ کلارک میں خونریز جنگ ہو رہی ہے۔ اور ہر لمحہ اس کے مفتوح ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔ بے قاعدہ فوج کے لیڈر نے ایک دستاویز پر دستخط کئے ہیں۔ جس میں اس نے اپنی فوج کو حکم دیا ہے۔ کہ آزاد آئرلینڈ کی فوجوں کے کسی افسر یا سپاہی کو نہ چھوڑیں۔

جرمن بندرگاہ میں آتشزدگی برلن۔ ۲۸ر جولائی بندرگاہ ہیمبرگ میں آتشزدگی سے تمباکو اور قہوہ وغیرہ کے بہت سے ذخائر تباہ ہوگئے۔ جن کی قیمت دس لاکھ مارک بیان کی جاتی ہے۔ جہازرانوں کی ہڑتال کی وجہ سے تین سو جہاز بیکار پڑے ہیں۔

وزیر خارجہ آئرلینڈ کا استعفیٰ لنڈن ۲۵ر جولائی آئرش فری سٹیٹ کے وزیر معاملات خارجہ مسٹر ڈفی نے گورنمنٹ کی پالیسی سے اختلاف کرتے ہوئے استعفیٰ دیدیا۔

ہندوستان کے ساتھ بے تار پیامات کا سلسلہ لنڈن۔ ۲۹ر جولائی رائٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکخانہ کے محکمہ جنوبی افریقہ۔ ہندوستان۔ اور اسٹریلیا کے ساتھ براہ راست کام کرنے کے لئے ایک وائرلیس سٹیشن کام کرنے کی غرض سے گفت وشنید کر رہا ہے اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ ابتدائی لاگت ...... پونڈ اور سالانہ خرچ پانچ لاکھ پونڈ ہوگا۔

موسیو پوئینکار کے خلاف سازش لنڈن۔ ۲۸ر جولائی۔ ایک نیم سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت کو باقاعدہ طور پر اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جرمنی کے جمہوریت پسند حلقوں میں موسیو پوئینکار کے خلاف سازش کی جا رہی ہے۔

فلسطین میں یہود کی تعداد سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جون میں ۴۷ ,۴ یہودی تارکان وطن داخل فلسطین ہوئے۔ پہلی ششماہی میں کل تارکان وطن یہودیوں کی تعداد جو فلسطین میں آئے ۔۴۳۹۹ ہے۔

قسطنطنیہ پر یونانی حملہ کی تردید لنڈن۔ ۲۸ر جولائی قسطنطنیہ پر یونانی حملہ کی جو افواہیں مشہور ہیں۔ وہ بالکل بے بنیاد ہیں۔ اگر ایسا ہوا تو سخت نازک حالت پیدا ہو جائیگی۔ اتحادی افواج جو قسطنطنیہ میں مقیم ہیں ان کے لئے یونانیوں کا مقابلہ لازمی ہو جائیگا۔ یونان نے اگر کوئی حملہ کیا تو وہ براہ راست برطانیہ اور فرانس پر ہوگا۔

جنگ کے لئے یونانیوں کی تیاریاں لنڈن۔ ۲۸ر جولائی قسطنطنیہ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ مصطفٰے کمال پاشا انگورہ سے محاذ کو روانہ ہوگئے ہیں۔ ایتھنز کی اطلاعات تھریس میں فوجوں کی نقل و حرکت کی تصدیق کرتی ہیں۔ جہاں دو نئے ڈویژن محاذ پر پہونچ گئی ہیں۔ یونانی سپہ سالار تھریس ہی اپنی افواج کے ہمراہ ہے۔ اور جنرل سٹاف سرحد پر چلا گیا ہے جس کے نواح میں ایک عام جارحانہ حملہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ قسطنطنیہ میں اس کے متعلق پریشانی ظاہر کی جا رہی ہے۔ اتحادی ہائی کمشنروں نے یونانی نمائندہ کو ان تیاریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر وپبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)